سوال

کیاہدی کی طاقت رکھنے والے کےلیے یہ۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

ہدی سے بہت کم استفادہ کیا جاتا ہے، توکیا یہ افضل نہیں ہے کہ جسے ہدی کی طاقت ہووہ روزے رکھ لے اورواپس آکراپنے وطن کے مسکینوں میں ہدی کی قیمت تقسیم کردے؟اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کوجزائے خیر سے نوازے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

الحمدللہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یادرہے کہ احکام شریعت اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سےلیے جاتے ہیں۔یہ لوگوں کی آراء پر مبنی نہیں ہوتے اوراللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں حکم یہ دیا ہے کہ حاجی اگر متمتع یاقارن ہوتووہ قربانی کرے،اوراگراسے قربانی کرنے کی استطاعت نہ ہوتوپھر وہ دس روزے رکھے تین ایام حج میں اورسات اپنے گھرواپس آکر۔ہمیں اس بات کا حق نہیں ہے کہ ہم ازخوداحکام شریعت وضع کرلیں، لہذاجب یہ ہے کہ قربانی میں جوخرابی کی صورت پیدا ہوگئی ہے،اس کی اصلاح کی جائے اوروہ یہ کہ حکمرانوں کوتوجہ دلائی جائے کہ قربانی کے جانوروں کے گوشت کی فقراء ومساکین میں تقسیم کا صحیح انتظام کیا جائے،جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہوں کاخصوصی اہتمام کیا جائے،ان کوکشادہ بھی کیا جائے اوران کی تعدادمیں بھی اضافہ کیا جائےتاکہ حجاج کرام بروقت سہولت کے ساتھ اپنی قربانی کے جانوروں کوذبح کرسکیں۔حکمرانوں پرفرض ہے کہ وہ قربانی کے گوشت کی مستحقین میں تقسیم کا مناسب انتظام کریں۔فوری طورپرتقسیم ممکن نہ ہوتوان کےلیے کولڈسٹوریج کا اہتمام کریں تاکہ اسے ضائع ہونے سےبچایا جاسکے اوربعدمیں مکہ اوردیگرممالک کے فقراء میں تقسیم کیا جاسکے۔

جہاں تک قربانی کے نظام میں تبدیلی کا تعلق ہے کہ اس کی استطاعت رکھنے والا بھی قربانی کرنے کےبجائے روزے رکھ لے یااپنے ملک کے فقراء کےلیے قربانی کے جانورخریدلے یا اس کی قیمت ہی ان میں تقسیم کردے تویہ ایک نئی شریعت ہے۔مسلمان کوزیب نہیں دیتا کہ وہ اسے اختیارکرے کیونکہ شارع اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات گرامی ہے،اس کے علاوہ کسی اورکوشریعت سازی کا حق حاصل نہیں ہے۔ارشادباری تعالیٰ ہے:

أَم لَهُم شُرَكـٰؤُا۟ شَرَعوا لَهُم مِنَ الدّينِ ما لَم يَأذَن بِهِ اللَّهُ ... ٢١ سورة الشورى

"کیاان کے وہ شریک ہیں جنھوں نے ان کےلیے ایسا دین مقررکیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔"

مسلمانوں پریہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے سامنے سر اطاعت ختم کردیں، اسے نافذکریں اوراگرلوگوں کی طرف سے اس کی تنفیذمیں کوئی خلل واقع ہوتواس کی اصلاح واجب ہے جیساکہ حج کے موقع پرقربانیاں توکیا جاتی ہیں مگرایسا کوئی معقول انتظام نہیں کہ انہیں مستحقین تک پہنچایا جاسکے، لہذاحکمرانوں پرواجب ہے کہ وہ اس کی طرف

خصوصی توجہ مبذول کریں اور قربانی کے گوشت کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ اسی طرح ہر مسلمان پر بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی قربانی کی حفاظت کرے، اسے خود مسکینوں میں تقسیم کرے یا خود کھائے یا بعض دوستوں اور بھائیوں کو ہدیہ دے یہ جائز نہیں کہ قربانی کر کے کسی ایسی جگہ رکھ دی جائے، جہاں اس سے استفادہ نہ کیا جا سکتا ہو۔

حکمرانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایسا انتظام کریں کہ گوشت کو بروقت فقراء و مساکین میں تقسیم کیا جا سکے یا پھر اسے فوراً کولڈ سٹوریج منتقل کر دیں تاکہ اسے بعد میں تقسیم کیا جا سکے اور اسے ضائع ہونے سے بچایا جا سکے۔ حکمرانوں کا یہ فرض ہے اور وہ اس فرض سے عہدہ برآ ہونے کے لیے سرگرم عمل بھی ہیں۔ اہل علم بھی انہیں ہمیشہ اس سلسلہ میں توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کی مدد فرمائے کہ ہم اس ارباب (معاملے) میں بھی اور دیگر ابواب (معاملات) میں بھی وہ کام کریں جن میں مسلمانوں کی مصلحت اور خیر خواہی ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی